www.emarsiya.com

مرثیہ

مسلم پہ لعینوں کی چڑھائی ہے سحر سے
طوعہ پہ قیامت غضب آئی ہے سحر سے
آج اک تنِ تنہا سے لڑائی ہے سحر سے
دم لینے کی فرصت نہیں پائی ہے سحر سے

مظلوم پہ اک زغۂ افواجِ بلا ہے
یاں دائرے میں نقطۂ انوارِ خدا ہے

ذی الحج کی نویں عرفہ کا دن قتل کا ساماں
پر عید یہ ہو آپ پہ ہوتا ہوں میں قرباں
شہزادوں کا اور شاہ کا اللہ نگہباں
کرتا ہوں رقیہ کی سفارش مگر اِس آں
کڑھ کڑھ کے مرے غم میں نہ دم اُسکا نکل جائے
صدقے میں سکینہ کے رقیہ میری پل جائے

لکھا ہے نویں رات تھی ذی الحج کی بصد آہ
مسلم نے کفن دھو کے مطہر کیا ناگاہ
سر سجدے میں لب ذکر میں اور دل سوئے اللہ
جب آتی تھی طوعہ تو یہ کہتے تھے وہ ذیجاہ

فردوس کی خنجر کے تلے دید کریں گے
کل عرفہ کو قربانی کی ہم عید کریں گے

القصہ سحر کو ہوئی اعدا کی چڑھائی
طوعہ کا مکاں گھر گیا آفت نئی آئی
چلاتی تھی طوعہ کہ دہائی ہے دہائی
کیوں کرتے ہو حیدر کے بھتیجے سے لڑائی

کیوں لڑنے کو سب آئے ہو یہ کس سے لڑا ہے
بیچارہ مرے حجرے میں فاقے سے پڑا ہے

www.emarsiya.com

یہ سن کے برآمد ہوا وہ نائب شبیر
بادل کی طرح چھا گئے سب ظالم بے پیر
ہاتھوں میں لگی برچھیاں چلّوں سے ملے تیر
پڑنے لگی مظلوم پہ شمشیر پہ شمشیر

دیوار پہ انبوہ تھا اور بام کے اوپر
بلوہ تھا عجب مسلمِ ناکام کے اوپر

ناگاہ لبِ دنداں پہ لگا سنگِ جفاکار
خم ہو گئے اور منہ سے لہو ڈالا کئی بار
پر دبدبہ یہ تھا کہ نہ پاس آتے تھے کفار
آخر کو دغا کی یہ پکارے وہ ستمگار

پھر لڑنا ذرا پوچھ لو بھائی کی خبر کو
وہ ناقہ سوار آتا ہے کعبہ سے ادھر کو

مدت سے سنا تھا نہ جو حالِ شہ والا
یہ سنتے ہی بے ساختہ تلوار کو روکا
بس منہ کو پھراتے ہی اجل نے کیا مجرا
برچھی تو کلیجہ میں تھی برچھی میں کلیجہ

منہ سوئے نجف کر کے کہا اپنے چچا سے
مظلوم بھتیجے کو تیرے مارا دغا سے

یہ کہتے ہی غش ہو گئے گھوڑے سے گرے ہائے
مظلوم کو ظالم در کوفہ سے اٹھا لائے
مسلمؑ پہ وہاں پیاس کا غلبہ ہوا اے وائے
دروازے پہ پانی کے ظروف انکو نظر آئے

دربانوں کو دکھلا کے زباں بولا وہ پیاسا
مہمان ہوں اور پیاسا ہوں پانی دو ذرا سا

www.emarsiya.com

پھر طوعہ نے ہونٹوں سے لگایا جو پیالہ
پینے جو لگے منہ سے لہو پانی میں ڈالا
دنداں بھی گرے جام بنا خون کا تھالا
رو رو کے پکارے ملکِ عالمِ بالا
اب ساقیِ کوثر تمہیں سیراب کرینگے
پیاسے مرو شبیر بھی پیاسے ہی مرینگے

کعبہ سے اسی روز روانہ ہوئے تھے شاہؑ
مسلمؑ تو لبِ گور تھے شبیرؑ سرِ راہ
جبریل نے کوفہ کی زمیں سے کہا ناگاہ
ہاں حکمِ خدا ہے تو بلند اتنی ہو واللہ
مسلمؑ شہِؑ مظلوم کی تصویر کو دیکھے
شبیر انہیں دیکھے وہ شبیرؑ کو دیکھے

کوفہ کی طرف شاہ نے چہرے کو پھرایا
سیدانیوں نے محملوں سے پردہ اُٹھایا
اللہ نے مسلمؑ کا جمال اُن کا دکھایا
بیٹھا ہوا تلوار کے نیچے نظر آیا
باہم تھی نگاہوں میں صدا ہائے اخی کی
یاں فاطمہؑ روتی تھی وہاں روح علی کی

چہروں پہ طمانچے حرمِ شہ نے لگائے
ملنے کے لئے ہاتھ رقیہ نے بڑھائے
چلائی کے لو اماں وہ بابا نظر آئے
سب کہتے تھے بابا نے وہاں شہر بسائے
نے فرش ہے نہ سایہ دیوار کے نیچے
بابا تو میرے بیٹھے ہیں تلوار کے نیچے

www.emarsiya.com

کیا روتے ہو لوگو میرے بابا کو پکارو
بیجا کے رقیہ کو پدر پر کوئی وارو
زینب پھوپی اشتر سے مجھے جلد اتارو
یا حضرت عباسؑ حمایت کو سدھارو

دیتی ہوں سکینہؑ کی قسم جا کے بچالو
بابا کو میرے تیغ کے نیچے سے اٹھالو

مَرثیَہ

انساں کیلئے موت ہے غم بے وطنی کا
جانکاہ ہے اندوہ الم بے وطنی کا
صدمہ نہیں کچھ موت سے کم بے وطنی کا
آفت ہے قیامت ہے ستم بے وطنی کا

کانوں کے الم سید سجادؑ سے پوچھو
ایذاء سفر مسلمؑ ناشاد سے پوچھو

کی سخت دغا کوفیوں نے گھر سے بلا کے
سب پھر گئے جن لوگوں کے دعوے تھے وفا کے
لاکھوں ہیں عدو جائیں کدھر جان بچا کے
آفت میں گرفتار ہوئے کوفے میں آ کے

یاور نہیں ہمدم نہیں غمخوار نہیں ہے
نرغے میں ہیں اور کوئی مددگار نہیں ہے

ہیں سنگ دل ایسے وہ جفا کار و ستمگر
کوٹھوں سے لگانے لگے مظلوم پہ پتھر
نورانی بدن ہوگیا مجروح سراسر
اور سامنے سے منہ پہ لگا ظلم کا خنجر

کیوں گر نہ پڑا ہائے فلک پھٹ کے زمیں پر
لعل لب جاں بخش گرے کٹ کے زمیں پر